معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

جنت کے اعمال

(۴)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،[1] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلّٰهِ[2] تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ إِسْمًا،[3] مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا. مَنْ أَحْصَاهُ[4] دَخَلَ الْجَنَّةَ، إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَا".

٢ـ قَالَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ:[5] سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ[6] بِأَهْلِ الْجَنَّةِ"؟ [قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ:][7] "كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ،[8] لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ".

٣ـ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ،[9] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ: "أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ[10] مُقْسِطٍ،[11] مُتَصَدِّقٌ، مُوَفَّقٌ؛[12] وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ، رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ؛ وَعَفِيْفٌ[13] مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ".

٤ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،[14] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَضْمَنْ[15] لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ،[16] أَضْمَنْ[17] لَهُ الْجَنَّةَ".[18]

۵۔عَنْ ثَوْبَانَ[۱۹] مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ يَتَقَبَّلُ لِيْ[۲۰] بِوَاحِدَةٍ أَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ“، قَالَ: قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ”لَا تَسْأَلِ النَّاسَ[۲۱] شَيْئًا“، قَالَ: فَرُبَّمَا سَقَطَ سَوْطُ ثَوْبَانَ وَهُوَ عَلٰی بَعِيْرِهِ، فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يُنَاوِلَهُ، حَتّٰی يَنْزِلَ إِلَيْهِ فَيَأْخُذَهُ.

٦۔عَنْ ثَوْبَانَ[۲۲] مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ[۲۳] الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ“[۲۴].

۷۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ[۲۵] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْعُمْرَةُ إِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا [مِنَ الذُّنُوْبِ][۲٦]، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ[۲۷] لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ[۲۸] إِلَّا الْجَنَّةُ“.

۸۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ[۲۹] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ[۳۰]: ”يَا بِلَالُ[۳۱]، حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ[۳۲] خَشْفَ نَعْلَيْكَ[۳۳] بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ“[۳۴]. قَالَ بِلَالٌ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجٰی عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّيْ لَا أَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ[۳۵]. [فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ”بِهٰذَا“][۳٦].

۹۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ[۳۷] قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، وَتَصُوْمُ النَّهَارَ، وَتُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا سَلِيْطَةً[۳۸]، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”هِيَ فِي النَّارِ“۔ وَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، وَتَصُوْمُ

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

رَمَضَانَ، وَتَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ غَيْرُهِ، وَلَا تُؤْذِي أَحَدًا،[39]
فَقَالَ: "هِيَ فِي الْجَنَّةِ".

۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ایک کم سو، یعنی ننانوے نام ہیں[1]۔ جو شخص اِن کو یاد رکھے، وہ جنت میں داخل ہوگا[2]۔ (ننانوے) اِس لیے کہ اللہ طاق ہے، اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

۲۔حارثہ بن وہب خزاعی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: میں تمھیں بتاؤں کہ جنت کے لوگ کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، (یا رسول اللہ)۔ آپ نے فرمایا: سب بے نوا عاجزی کرنے والے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُسے پورا کردے۔[3]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۳۔عیاض رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطبے میں فرمایا: جنت میں تین قسم کے لوگ ہوں گے: ایک وہ عادل حکمران جو صدقہ و خیرات کرتا اور نیکی اور خیر کے لیے خدا کی توفیق سے بہرہ یاب ہے، دوسرا وہ سراپا شفقت آدمی جو ہر قریبی رشتے دار، بلکہ ہر مسلمان کے لیے دل کا نرم ہے، اور تیسرا وہ عیال دار فقیر جو گناہ اور سوال سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔[4]

۴۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے اُس چیز کی ضمانت دی جو اُس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے، (یعنی زبان)، اور اُس چیز کی جو اُس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے، (یعنی شرم گاہ)، میں اُس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔[5]

۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو مجھے ایک بات کی ضمانت دے، میں اُس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، میں ضمانت دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا[6]۔ راوی کا بیان

ہے کہ اِس کے بعد ایسا بھی ہوا کہ ثوبان اپنے اونٹ پر سوار ہوتے اور اُن کا کوڑا اگر پڑتا تو کسی سے اُس کو بھی اٹھانے کے لیے نہ کہتے، بلکہ خود اتر کر اٹھا لیتے۔[7]

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک لوٹ نہیں آتا، وہ جنت کے میووں کے درمیان اُس کی سیر دیکھ رہا ہوتا ہے۔[8]

۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عمرے اپنے درمیان کے گناہوں[9] کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ اور حج مبرور[10] کی جزا تو بس جنت ہی ہے۔

۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: بلال، مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جو اسلام لانے کے بعد تم نے کیا ہو اور تمھیں اُس کا ثواب ملنے کی سب سے زیادہ امید ہو، اِس لیے کہ میں نے رات جنت میں اپنے آگے تمھارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ بلال نے عرض کیا: میں نے اسلام لانے کے بعد اس کے علاوہ کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کا ثواب ملنے کی مجھے سب سے زیادہ امید ہو کہ میں دن یا رات کے جس حصے میں بھی وضو کرتا ہوں، اُس سے جتنی توفیق اللہ نے مجھے دی ہوتی ہے، نماز ضرور پڑھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وجہ ہے (کہ میں نے تمھیں جنت میں دیکھا)۔[11]

۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں عورت رات کو نماز پڑھتی اور دن میں روزہ رکھتی ہے[12]، مگر زبان دراز ہے۔ وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: دوزخ میں جائے گی۔ اِسی طرح آپ سے کہا گیا کہ ایک دوسری عورت ہے جو فرض نماز پڑھ لیتی اور رمضان میں روزے رکھ لیتی ہے، اِسی طرح پنیر کے چند بڑے ٹکڑے صدقہ بھی کر دیتی ہے، اِس کے علاوہ اُس کے پاس خدا کے حضور میں پیش کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے، مگر وہ کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ آپ نے فرمایا: جنت میں جائے گی۔[13]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ اِس سے مراد وہ نام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے لحاظ سے خود اپنے صحیفوں میں بیان فرمائے ہیں۔

۲۔ اصل میں لفظ 'أحصٰی' استعمال ہوا ہے۔ اِس سے مراد یہاں صفات الٰہی کا استحضار ہے، یعنی اُن کے مفہوم و مدعا کو سمجھ کر اُن کے مطابق اللہ تعالیٰ کا تصور اپنے دل و دماغ میں قائم کرنا اور اُسے قائم رکھنا۔ اِس کا لازمی نتیجہ اِسی تصور کی روشنی میں خدا سے متعلق ہو کر اپنے شب و روز کی تنظیم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اِسی کا صلہ بیان فرمایا ہے۔

۳۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُن کے تعلق کی تعبیر ہے۔ مدعا یہ ہے کہ بظاہر بے نوا اور مساکین نظر آتے ہیں، لیکن اپنے پروردگار کے ساتھ اِس درجہ محبت اور اعتماد کے رشتے سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

۴۔ یعنی اِسی طرح کے لوگ ہوں گے جن سے خدا کی جنت آباد کی جائے گی۔ یہ اسلوب روایتوں میں بہت اختیار کیا گیا ہے۔

۵۔ تمام گناہوں میں بنیادی حیثیت تین ہی چیزوں کو حاصل ہے: ایک فواحش، دوسرے حق تلفی اور تیسرے جان، مال اور آبرو کے خلاف زیادتی۔ یہ حقیقت ہے کہ اِن میں سے زیادہ تر کا باعث یہی دو چیزیں بنتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہایت بلیغ اسلوب میں اِسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زبان اور شرم گاہ پر پہرا بٹھائے رکھو گے تو بہت سے گناہوں سے بچو گے، جس کے نتیجے میں تمھیں وہ پاکیزگی حاصل ہو جائے گی جس کا صلہ جنت ہے۔

۶۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان و اسلام کی توفیق تو تمھیں حاصل ہے، اِس کے ساتھ اپنی خودداری کی حفاظت بھی کرتے رہنا۔ یہ ایک ہی چیز تمھارے لیے بہت سے اعمال صالحہ کا باعث بن جائے گی۔ انسانی نفسیات کے علما جانتے ہیں کہ یہ کیسی گہری بات ہے اور انسان کے سیرت و کردار کی تعمیر کے لیے کس قدر موثر ہو سکتی ہے۔

۷۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں کو اخلاص کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ سے تربیت پانے کا شرف حاصل ہوا، وہ جنت کے کیسے شائق تھے اور اِس کے لیے کس قدر مشقت اٹھانے کے لیے تیار ہو جاتے تھے۔

۸۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حقوق العباد کی دین میں کیا اہمیت ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۹۔ اِس سے وہ گناہ مراد ہیں جو حقوق العباد سے متعلق نہیں ہیں کہ اُن کے لیے معافی اور تلافی ضروری ہو۔

۱۰۔ یعنی جو ہر طرح کے گناہوں سے بچتے ہوئے اور اِس اہتمام کے ساتھ کیا جائے کہ خدا کی بارگاہ میں قبول کر لیا جائے۔

۱۱۔ یہ، ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا ہے جس سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ عبادات کے نوافل ایک سچے بندۂ مومن کے لیے کس طرح خدا کے تقرب اور اُس کی جنت میں آگے جگہ حاصل کرنے کا باعث بنیں گے۔ اِس طرح کے رؤیا پیغمبروں کو اِس لیے دکھائے جاتے ہیں کہ بعض چیزوں پر تنبیہ اور بعض کے غیر معمولی نتائج کی طرف توجہ دلانے کے لیے یہ نہایت موثر ہوتے ہیں۔ اِن کا اثر رؤیا دیکھنے والے پر بھی ہوتا ہے اور جن کے سامنے یہ بیان کیے جاتے ہیں، وہ بھی اِن سے لازماً متاثر ہوتے اور جس چیز کی طرف توجہ دلانا مقصود ہوتا ہے، اپنے پورے وجود کے ساتھ اُس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ یعنی عبادات میں بہت اشتغال ہے۔ صرف فرض نماز اور فرض روزوں پر اکتفا نہیں کرتی، اِن کے ساتھ نوافل کا بھی اِس قدر اہتمام ہے کہ ہر رات تہجد پڑھتی اور پورا سال روزے رکھتی ہے۔

۱۳۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام میں اخلاق کی کیا اہمیت ہے اور اگر کوئی شخص نماز روزے کے غیر معمولی اہتمام کے باوجود کسی کی حق تلفی کرتا یا اُس کے جان و مال اور آبرو کے خلاف کوئی زیادتی کرتا ہے تو قیامت میں کس انجام سے دوچار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہر مسلمان کو متنبہ رہنا چاہیے کہ وہ دوسروں کو اذیت پہنچا کر یا ناجائز طریقوں سے اُن کا مال ہتھیا کر یا اُن کو کوئی نقصان پہنچا کر اپنی نمازوں اور روزوں اور ہر سال کے حج و عمرہ سے اِس کی تلافی نہیں کر سکتا۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے رویے کی اصلاح کرے، جس سے جو لیا ہے، اُس کو واپس کرے اور اُس سے معافی کا خواست گار ہو۔ اِس سے کم کوئی چیز بھی اُس کو جہنم سے بچا لینے کا باعث نہیں بن سکتی۔ یہ، اگر غور کیجیے تو نہایت سنگین صورت حال ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دوٹوک طریقے سے بیان کر دیا ہے۔ اِس کے بعد بھی کوئی شخص اگر اِس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ دوسروں کی حق تلفی اور اُن کے جان و مال اور آبرو کے خلاف ہر تعدی کے باوجود اُس کی عبادات اُس کے لیے نجات کا ذریعہ بن جائیں گی تو اُس کے حق میں دعا ہی کی جا سکتی ہے۔

www.javedahmadghamidi.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیفہ ہمام بن منبہ، رقم ۳۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

اُن سے یہ درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

الجامع، معمر بن راشد، رقم ۲۵۱۔ مسند حمیدی، رقم ۱۰۸۰۔ مسند احمد، رقم ۷۳۱۹، ۷۴۳۸، ۷۹۴۷، ۹۳۰۸، ۱۰۲۵۹، ۱۰۳۱۳، ۱۰۴۵۷۔ صحیح بخاری، رقم ۲۵۴۴، ۵۹۵۸۔ سنن ترمذی، رقم ۳۴۵۲، ۳۴۵۴۔ صحیح مسلم، رقم ۴۸۴۱، ۴۸۴۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۸۵۸، ۳۸۵۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۳۵۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۸۱۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۰۰۱، ۲۳۵۳، ۵۰۴۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۸۲۴۰۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۲۵۴۴ میں روایت کا آغاز لفظ ’إِنَّ‘ سے ہوا ہے۔

۳۔ بعض روایتوں میں یہ اسما بیان بھی ہوئے ہیں، لیکن وہ سب سند کے لحاظ سے ناقابل قبول ہیں۔

۴۔ صحیح مسلم، رقم ۴۸۴۱ میں ’أَحۡصَاهَا‘ کے بجائے ’حَفِظَهَا‘ نقل ہوا ہے۔ اِس طرح کے موقعوں پر دونوں الفاظ ایک ہی مدعا کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مسند احمد، رقم ۹۳۰۸ میں یہاں ’أَحۡصَاهَا‘ کے بعد ’كُلَّهَا‘، یعنی سب کے سب کا اضافہ بھی ہے۔

۵۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۴۵۶۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی حارث بن وہب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس کے مصادر درج ذیل ہیں:

مسند طیالسی، رقم ۱۳۲۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۷۳۸۔ مسند احمد، رقم ۱۸۳۵۰، ۱۸۳۵۲۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۴۸۵۔ صحیح بخاری، رقم ۵۶۳۷، ۶۱۹۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۱۱۴۔ سنن ابو داؤد، رقم ۴۱۷۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۰۹۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۶۹، ۱۴۷۰۔ صحیح ابن حبان، ۵۷۹۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۱۸۲، ۳۱۸۳، ۳۱۸۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۵۹۔

یہی مضمون سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اُن سے یہ جن مصادر میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مستدرک حاکم، رقم ۱۸۸، ۶۶۲۸۔ مسند شامیین، رقم ۱۸۳۱۔

۶۔ بعض روایات، مثلاً مستدرک حاکم میں سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہاں ’أُخۡبِرُكُمۡ‘ کے بجائے ’أُنَبِّئُكُمۡ‘ کا لفظ ہے۔ اِس طرح کے موقعوں پر دونوں ایک ہی مدعا کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

۷۔ یہ اضافہ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۹۲۹ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۸۸ میں سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طریق میں یہاں ’الۡمَغۡلُوۡبُوۡنَ الضُّعَفَاءُ‘ کی تعبیر ہے، یعنی زیردست مساکین۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۵۱۱۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عیاض رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند طیالسی، رقم ۱۱۶۳۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۹، ۱۷۹۶۵، ۱۷۹۶۷۔ مسند بزار، رقم ۲۹۷۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۷۵۶، ۷۷۵۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۵۹، ۶۶۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۴۱۳، ۱۴۴۱۷، ۱۴۴۱۸، ۱۴۴۱۹۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۱۹، ۳۰۲۱۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۸۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۶۳۵۳۔

۱۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۷۵۶ میں یہاں 'ذُوْ سلطان' کے بجائے 'إِمَام' کا لفظ آیا ہے۔

۱۱۔ مسند طیالسی، رقم ۱۱۶۳ میں اِس جگہ 'مُقْسِطٌ' کے بجائے 'مُقْتَصِد' کا لفظ ہے، یعنی افراط وتفریط سے بچنے والا۔

۱۲۔ مسند احمد، رقم ۱۷۹۶۹ میں یہاں 'مُوَفَّق' کے بجائے 'مُوْقِن' کا لفظ ہے، یعنی یقین رکھنے والا۔

۱۳۔ مسند احمد رقم، ۱۷۱۴۹ میں اِس جگہ 'وَرَجُلٌ فَقِيْرٌ' "فقیر آدمی" کے الفاظ ہیں۔ بعض روایات، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۷۵۶ میں اِس کے بجائے 'غَنِيٌّ عَفِيْفٌ مُتَصَدِّقٌ' کے الفاظ آئے ہیں، یعنی صاحب ثروت، جو گناہوں سے بچتا اور خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔

۱۴۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۶۰۲۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند احمد، رقم ۲۲۲۳۰۔ صحیح بخاری، رقم ۶۳۳۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۳۴۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۵۰۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۱۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۸۲۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۱۳۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۳۵۶۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ ملاحظہ ہو: سنن ترمذی، رقم ۲۳۴۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۱۶۳۔

۱۵۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۲۲۳۰ میں 'مَنْ يَّضْمَنْ' کے بجائے 'مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ' ہے۔ سنن ترمذی، رقم ۲۳۴۵ میں 'مَنْ يَّتَكَفَّلُ' نقل ہوا ہے۔ یہ سب ہم معنی ہیں۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۸۲۱ میں، البتہ 'مَنْ حَفِظَ' کا لفظ ہے، یعنی جو حفاظت کرے۔ اِسی طرح سنن ترمذی رقم، ۲۳۴۶ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اِس جگہ 'مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ' کے الفاظ ہیں، یعنی جس کو اللہ بچائے رکھے۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۱۶۳ میں اُنھی سے یہ لفظ مبنی للمفعول نقل ہوا ہے۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۱۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۸۲۱ میں 'رِجلَیهِ' کے بجاے 'فَخِذَیهِ' کا لفظ ہے، یعنی اُس کی دو رانیں۔

۱۷۔ مسند احمد، رقم ۲۲۲۳۰ میں 'أَضمَنُ لَهُ' کے بجاے اِسی مفہوم میں 'تَوَکَّلتُ لَهُ' آیا ہے۔ سنن ترمذی، رقم ۲۳۴۵ میں اِس جگہ 'أَتَکَفَّلُ' کا لفظ ہے، یعنی میں ذمہ لیتا ہوں۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۸۲۱ میں یہاں صرف 'فَلَهُ الجَنَّةَ' ''اُس کے لیے جنت ہے'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۱۸۔ سنن ترمذی، رقم ۲۳۴۶ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں 'لَهُ الجَنَّةَ' کے بجاے 'دَخَلَ الجَنَّةَ' ہے، یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۱۹۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۱۸۳۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ثوبان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کے مصادر یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۰۷۸۔ مسند احمد، رقم ۲۱۷۷۵، ۲۱۷۸۳، ۲۱۸۳۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۸۲۷۔ سنن ابو داؤد، رقم ۱۴۰۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۳۵۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۵۵۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۱۷، ۱۴۱۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۴۳۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۲۷۶۔

۲۰۔ مسند احمد، رقم ۲۱۸۱۷ میں 'مَن یَّتَقَبَّلُ لِي' کے بجاے 'مَن یَّضمَنُ لِي' نقل ہوا ہے۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ بعض روایات، مثلاً مسند طیالسی، رقم ۱۰۷۸ میں اِسی مفہوم کے لیے 'مَن یَّتَکَفَّلُ لِي' کے الفاظ آئے ہیں۔

۲۱۔ مسند طیالسی، رقم ۱۰۷۸ میں 'النَّاسَ' کے بجاے 'أَحَدًا' نقل ہوا ہے۔

۲۲۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۶۶۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ثوبان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند طیالسی، رقم ۱۰۷۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۰۶۰۵۔ مسند احمد، رقم ۲۱۸۵۰، ۲۱۸۵۵۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۵۱۹۔ صحیح مسلم، رقم ۴۶۶۳، ۴۶۶۵۔ سنن ترمذی، رقم ۸۸۸۔ مسند بزار، رقم ۱۰۴۔ مسند رویانی، رقم ۶۲۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۳۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۲۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۰۷۸، ۶۰۷۹۔

۲۳۔ مسند احمد، رقم ۲۱۷۸۲ میں یہاں 'مَخرَفَةِ الجَنَّةِ' نقل ہوا ہے، یعنی جنت کی سیر گاہوں میں۔ مسند احمد، رقم ۲۱۷۸۴ میں اِس جگہ 'فِي أَخرَافِ الجَنَّةِ' ہے۔

۲۴۔ مسند احمد رقم ۲۱۷۹۸ میں یہ اضافہ بھی نقل ہوا ہے: 'قِیلَ: وَمَا خُرفَةُ الجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا' ''پوچھا گیا: یہ 'خُرفَةُ الجَنَّة' کیا ہے؟ فرمایا: اُس کے چنے ہوئے میوے''۔

جابر بن عبداللہ سے اسی مضمون کی ایک روایت مسند احمد رقم ۱۲۹۷۲ میں نقل ہوئی ہے۔ روایت یہ ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا".

''جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو جب تک بیٹھ نہیں جاتا، خدا کی رحمت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ پھر جب بیٹھ جاتا ہے تو گویا اُس میں غوطے لے رہا ہوتا ہے''۔

۲۵۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۱۶۵۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

موطا امام مالک، رقم ۶۶۰۔ مسند طیالسی، رقم ۲۵۳۵، ۲۵۳۷۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۵۷۴۔ مسند حمیدی، رقم ۹۷۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۵۴۵۰۔ مسند احمد، رقم ۷۱۸۰، ۹۷۲۹، ۹۷۳۶۔ سنن دارمی، رقم ۱۷۴۶۔ صحیح مسلم، رقم ۲۴۱۱۔ سنن ترمذی، رقم ۸۵۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۸۸۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۴۹۳، ۳۴۹۹۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۵۸۹، ۲۵۹۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۲۲۰، ۶۲۲۳۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۸۷۲، ۲۸۷۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۷۷۸، ۳۷۷۹۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۴۵۶۹، ۴۶۸۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۹۶۲۱۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ روایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو: المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۸۶۲۶۔

۲۶۔ مسند احمد، رقم ۹۷۲۹۔

۲۷۔ مسند طیالسی، رقم ۲۵۳۵ میں 'اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ' کے بجائے 'وَالْحَجَّةُ الْبَرَّةُ' آیا ہے۔ معنی کے لحاظ سے دونوں میں خاص فرق نہیں ہے۔

۲۸۔ سنن دارمی میں 'جَزَاءٌ' کے بجائے 'ثَوَابٌ' کا لفظ ہے۔ دونوں کا مدعا ایک ہی ہے۔

۲۹۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۴۵۰۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند اسحاق، رقم ۱۴۳۔ مسند احمد، رقم ۸۲۰۳، ۹۴۵۹۔ صحیح بخاری، رقم ۱۰۸۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۹۱۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۰۵۹۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۱۴۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۲۴۲۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون جن دوسرے صحابہ نے روایت کیا ہے، وہ یہ ہیں: بریدہ بن حصیب

رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

اِن صحابہ سے اِس کے مصادر درج ذیل ہیں:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۱۶۵۴۔ مسند احمد، رقم ۲۲۳۹۳، ۲۲۴۳۷۔ صحیح مسلم، رقم ۴۵۰۲۔ سنن ترمذی، رقم ۳۶۵۱۔ مسند بزار، رقم ۳۰۲، ۲۳۲۱۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۳۵۳۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۱۴۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۴۱، ۷۲۴۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۰۰۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۱۱۲۔

۳۰۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۸۲۰۳ میں اِس جگہ 'صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ' کے بجاے 'صَلٰوۃِ الْفَجْرِ' کے الفاظ ہیں۔ یہ دونوں ایک ہی نماز کے لیے مستعمل ہیں۔

۳۱۔ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۲۳۹۳ میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَی الْجَنَّۃِ'''کس چیز کے باعث جنت میں تم مجھ پر سبقت لے گئے؟''۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۲۴۱ میں جابر بن عبداللہ کی روایت میں یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'أُدْخِلْتُ الْجَنَّۃَ، فَسَمِعْتُ خَشْفَۃً أَمَامِيْ، فَقُلْتُ: مَنْ ھٰذَا؟ قَالَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: ھٰذَا بِلَالٌ''' مجھے جنت میں لے جایا گیا تو میں نے اپنے آگے کچھ آہٹ سنی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ بلال ہیں''۔

۳۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۱۹۷ میں 'اللَّیْلَۃَ' کے بجاے 'الْبَارِحَۃَ' کا لفظ ہے، یعنی گذشتہ رات۔

۳۳۔ صحیح بخاری، رقم ۱۰۸۷ میں اِس جگہ 'خَشْفَ نَعْلَیْكَ' کے بجاے 'دَفَّ نَعْلَیْكَ' کے الفاظ ہیں۔ معنی کے لحاظ سے دونوں میں خاص فرق نہیں ہے۔ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایات، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۷۲۴۴ میں یہاں 'خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ''' اپنے آگے تمھارے چلنے کی جھنکار'' کے الفاظ ہیں۔

۳۴۔ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کی روایت میں بلال رضی اللہ عنہ کا جواب اِن الفاظ میں منقول ہے: 'قَالَ: مَا أَحْدَثْتُ إِلَّا تَوَضَّأْتُ، وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ''' اُنھوں نے کہا: مجھے جب بھی وضو کی ضرورت ہوتی ہے، اُسی وقت وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں''۔ ملاحظہ ہو: مسند احمد، رقم ۲۲۳۹۳۔

۳۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۱۹۷ میں 'مَا کَتَبَ اللّٰہُ لِيْ' کے بجاے 'مَا قُدِّرَ لِيْ''' جو میرے لیے لکھا گیا ہے''، نقل ہوا ہے۔

۳۶۔ یہ اضافہ مسند احمد، رقم ۲۲۳۹۳ میں بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۳۷۔ اِس روایت کا متن مسند اسحاق، رقم ۲۴۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن

سے یہ روایت ان کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند احمد، رقم ۹۴۶۲۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۱۱۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۸۳۔

۳۸۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۹۴۶۲ میں یہ بات اِس اسلوب میں بیان ہوئی ہے: 'إِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا، وَصِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا'' فلاں عورت کی شہرت ہے کہ بہت نمازیں پڑھتی، روزے رکھتی اور خدا کی راہ میں بہت دیتی ہے، مگر وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔''

۳۹۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۹۴۶۲ میں اِسے جن الفاظ میں نقل کیا گیا ہے، وہ یہ ہیں: 'فَإِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، وَصَلَاتِهَا، وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا'' فلاں عورت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ نماز، روزے اور صدقات کا اہتمام تو کچھ زیادہ نہیں کرتی اور خدا کی راہ میں دیتی بھی ہے تو وہ پنیر کے چند بڑے ٹکڑے ہی ہوتے ہیں، لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰى الباز.

ابن ماجه. ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب.** ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**.ط١ . تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١ . بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**.ط٣ .تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى**.ط١ . تحقيق: محمد عبد القادر عطا. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**.ط ١ . تحقيق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي** . ط١ . تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١ . تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت).**صحيح المسلم**. ط١ . تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢ . تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط١ . تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com